یادِ رفتگان — از ماسٹر محمد عمر خان گڑھ

آہ سیّد ابوذر بخاری جانشین امیر شریعتؒ

گنجینۂ علم و ادب ۔ ملتِ اسلامیہ کا عظیم مفکّر

قائد الاحرار سید ابوذر بخاری رحمۃ اللہ علیہ ایشیا کے عظیم خطیب برصغیر پاک و ہند کی آزادی کے عظیم جرنیل امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ صاحب حسنی بخاری کے جانشین اور بڑے صاحبزادے ۲۴ اکتوبر بروز منگل طویل علالت کے بعد اپنی جان جان آفرین کو سپرد کر کے اس دنیاء فانی سے عالم جاودانی کو رخصت ہو گئے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

والد کی نسبت سے تریسٹھویں سلسلۂ ولادت سیّدنا حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سے جا ملتا ہے والدہ کی نسبت سے حسینی تھے، مولانا خیر محمد قدس سرّہٗ العزیز بانی جامعہ خیر المدارس کے علوم کے امین تھے آپ کا شمار جامعہ خیر المدارس کے سابقین ممتاز فضلا میں سے ہوتا ہے آپ بلا شبہ اَلْوَلَدُ سِرٌّ لِّاَبِیْہِ کے مصداق عظیم باپ کے عظیم بیٹے تھے حق گوئی و بیباکی علمی تفوّق ۔ فصاحت و بلاغت ۔ خلوص وللّٰہیت علم وعمل ، خاندانی وجاہت و شرافت میں یادگارِ اسلاف اور سینکڑوں ہم عصر علماء پر بھاری تھے ۔ گنجینۂ علم و ادب اور تمام علوم و فنون کے انسائیکلوپیڈیا تھے تاریخ پر بڑا عبور تھا بڑی بڑی علمی ادبی محفلوں میں بے تاج بادشاہ تھے ۔ ذہانت مردم شناسی معاملہ فہمی میں عقابی نگاہ تھی ۔ زمانہ ساز عیار سیاست دانوں اور مکار چالاک دین فروش مبلغوں ابن الوقت ملاؤں ، بد نہاد پیرزادوں نا اہل سجادہ نشینوں گمراہ دانشوروں ، ملحد فلاسفروں ، بے ضمیر ادیبوں ، ظالم سرمایہ پرستوں انگریز کے مراعات یافتہ جاگیرداروں سے سخت متنفر تھے ۔ فقر و استغنا ، زہد و تقویٰ ، مہمان نوازی ۔ اتباعِ سنت حسن و جمال ۔ شجاعت و بہادری ، قرآنِ حکیم سے عشق اور حضور سید الکونین صلی اللہ علیہ وسلم سے والہانہ محبت خاندانی ورثے میں ملی تھی ۔ فصاحت و بلاغت میں بحر بیکراں تھے خطابت آپ کے گھر کی لونڈی تھی جس موضوع پر خطابت کرتے سامعین آپ کی تحقیق ۔ مطالعہ فصاحت و بلاغت پر دنگ رہ جاتے وہ عصرِ حاضر کے عظیم محقق اور بہت بڑے خطیب تھے ۔ آپ کی تمام زندگی تحفظ ناموس صحابہ رضوان اللہ اجمعین و تحفظ ناموس ازواجِ مطہرات سلام اللہ علیہا میں گذری ۔ آپ نے حق کی پاداشت میں ہزاروں صعوبتیں جھیلیں پابند قید و سلاسل ہوئے مگر آپ کا سر کسی بے دین حکمران کے سامنے نہ جھکا ۔ قرآنِ حکیم سے عشق کا یہ حال تھا آٹھ آٹھ سپارے تلاوت روزمرہ کا معمول تھا رمضان المبارک کی مقدس ساعتوں میں خواص کو ملنے کی اجازت نہ تھی ، عید الفطر کے بعد حاضر ہوا تو فرمایا ، اب

جسمانی ضُعف غالب ہے ہیں ختم قرآن حکیم ہوئے ہیں آپ کا سلسلۂ بیعت حضرۃ شاہ عبدالقادر رائے پوری نور اللہ مرقدہٗ سے تھا اُن کے سوانحی حالات سُناکر آبدیدہ ہو جاتے اور یہ شعر کہتے ۔

شعر
میری عمر دی گل کی ائی مرشد دی گلی دے پھیرے

ارباب اقتدار کی ہیبت و شوکت سے بے نیاز صرف اور صرف خدائے واحد لاشریک کے اطاعت گزار بندے تھے ۔ اولاد حکومت ، دولت جیسے تمام بتوں کو دل سے نکال کر صرف محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کا طوق گلے میں ڈالا ۔

خودداری اور عزتِ نفس سے پاکیزہ زندگی گزارتے ہوئے قناعت توکّل صبر تسلیم و رضا کا ایسا شاندار نمونہ اُمّت کو پیش کیا جس سے اِس قحط الرجال دور میں سیّدنا حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے فقراء اور درویشی کی یاد تازہ ہوگئی تحفظ ناموس اصحاب رضوان اللہ اجمعین کو زندگی کا اہم مشن بنایا اور اسی میں تمام زندگی گزار دی رامیر عزیمت مولانا حق نواز جھنگوی شہید رحمۃ اللہ علیہ کی شہادت پر میں نے پھوٹ پھوٹ کر روتے دیکھا ۔ فرمانے لگے میرے پاس شہیدؒ آئے تھے تو میں نے اُسے کہا تھا یہ نعرہ مستانہ میرے جگر کی آواز ہے مجھے تو یہ جرأت نہ ہوئی لیکن اس نعرے کو ختم نہیں ہونا چاہئے میں نے شہید کو اُس وقت بھی کہا تھا ایک تمہارے پاس ووٹ نہیں دوسرا کلاشنکوف نہیں ایرانی استعمار اور جھنگ کے عہدِ انگریز کے مراعات یافتہ شعیہ جاگیر دار تمھیں برداشت نہیں کریں گے ۔

گھریلو نامساعد حالات جسمانی عوارضات سے بہت پریشان تھے آپ کے دیرینہ دوست محمد ایوب خاں شیروانی مرحوم حاضر خدمت ہوئے موصوف شاہ جی کی علمی ادبی شعری ذوق رکھنے والے دوست تھے بر سبیل تذکرہ عرض کیا میں اپنے وطن مالیر کوٹلہ (انڈیا) سے پچھلے ہفتہ سے واپس آیا ہوں ایک نوخیز ہندو شاعر نے اپنا تازہ کلام سنایا ۔ غزل کا پہلا شعر یہ تھا ۔

شعر
غم نے سننے نہ دیا ضبط نے رونے نہ دیا
اِسی کشمکش میں کوئی فیصلہ ہونے نہ دیا

شاہ جیؒ نے اِس شعر کی بہت داد دی پھر اپنی یادداشت کتاب میں یہ شعر لکھا فرمانے لگے بھائی خان صاحب شاعر نے اِس شعر میں میری زندگی کی عکاسی کی ہے میں بھائی فاروق خاں شیروانی کے ساتھ حاضر ہوا تو ہمیں بھی یہ شعر سنایا ۔ فالج کے شدید حملے سے آخر میں زبان بھی بند ہوگئی بالآخر پیغام اجل آگیا عظیم باپ کا یہ عظیم بیٹا اپنے عظیم والد کے پہلو میں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اپنے ہزاروں مدّاحوں بچی کھچی احرار کے سینکڑوں کارکنوں کو یہ پیغام دے کر داغ مفارقت دے کر سو گیا ۔ شعر

ہمارے بعد اندھیرا رہے گا محفل میں بہت چراغ جلاؤ گے روشنی کے لیے

مولانا عتیق الرحمان سنبھلی

مکتوب لندن

مخدوم زادۂ گرامی قدر مکرم و محترم مولانا سمیع الحق صاحب

السلام علیکم و رحمۃ اللہ!

آج ہی گرامی نامہ مع الحق موصول ہوا ہے ۔ آپ کی تحریر آنکھوں کی ٹھنڈک اور باعث عزت افزائی، ملاقات بھی امید دلائی ہے، جو مزید باعث مسرت ۔ اللہ یہ امید برلائے، آپ سے بہت سی باتیں کرنے کو جی چاہتا ہے ۔

الفرقان کا اداریہ اگر کچھ فکر انگیز معلوم ہوا ہے تو اُس پر الحق میں اظہار خیال میرے خیال سے مفید ہوگا ۔ ضرورت ہے کہ مسائل پر تبادلۂ خیال ہو ۔ اور بالکل (کسی حد تک) معروضی انداز میں ہو ۔

شیخ ابوزہرہ مصری مرحوم کی امام ابوحنیفہ ضرور دیکھی ہوگی ۔ اُس کو مکتبہ سلفیہ لاہور نے اپنی تردید بنام تحقیق سے ملوث کر کے اردو میں شائع کیا ہے ۔ میرا جی چاہتا تھا کہ وہ اس تحقیق کے بغیر آپ حضرات کے یہاں سے شائع کی جاتی ۔ مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب کی حضرت امام ابوحنیفہؒ پر جس کا نام شاید دفاع امام ابوحنیفہ ہے اس کی ایک کاپی مجھے درکار ہے قیمت یہاں فرمائیں گے ادا کر دی جائے گی کتاب کے نام کا تیقن نہیں ہے ۔ براہ کرم مولانا حقانی سے دریافت فرمالیں ۔

پیکٹ بند کر دیا تھا کہ ایک ضروری بات کے لیے کھول کر یہ اضافہ کر رہا ہوں، الحق میں مالک رام صاحب کا خط مولانا علی میاں کے نام بتایا گیا ہے وہ میں نے ارمغان دعوت میں خود دیکھا ہے ۔ اس کی بنا پر میرا خیال یہ ہے کہ اس کو غلط فہمی سے مولانا محترم کے نام بتایا جا رہا ہے ۔ ورنہ یہ اصل میں ارمغان دعوت کے ایڈیٹر کلیم احمد صاحب کے نام ہے جو حضرت مولانا کے مسترشد ہیں اور غیر مسلموں میں دعوت اسلام کے کام سے دلچسپی رکھتے ہیں۔

میری اس گزارش کی تائید خط کے ایک جملہ سے بھی ہوتی ہے، جو یہ ہے "کاش آپ سے پہلے وفات ہوگئی ہوتی ۔" میرے خیال میں تو حضرت مولانا سے ان (مالک رام) کی ملاقات بہت دفعہ ہوگئی ہوگی کم از کم ایک دفعہ کو تو میں قطعیت سے جانتا ہوں ۔ اور یہ مالک صاحب کے انتقال سے پندرہ بیس سال پہلے کی ہے اس کا موقع تھا دارالمصنفین اعظم گڑھ کی گولڈن جوبلی، بہرحال میرے خیال میں اس خط کی بابت یہ غلط ہے کہ یہ مولانا علی میاں کے نام تھا ۔

والسلام

عتیق الرحمان سنبھلی لندن